Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 2
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

منصف خان
سکالر پی ایچ ڈی، شعبہ لسانیات وادبیات (اردو)، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور
ڈاکٹر تحسین بی بی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ لسانیات وادبیات (اردو)، قرطبہ یسونی ورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

ڈاکٹر عطش درانی بطور محقق

Munsif Khan
Ph.D Scholar, Department of Linguistics & Literature(Urdu), Qurtba University of Science & Information Technology Peshawar
Dr Tahseen Bibi
Associate Professor ,Department of Linguistics & Literature(Urdu), Qurtba University of Science & Information Technology Peshawar

Dr. Attish Durrani As Researcher

Dr. Attish Durrani was a renowned researcher who was formally trained in principled research and in this field, he had a recognized name and position. Although he was a versatile personality in Urdu literature. He at the same time researcher, intellectual, a linguist information specialist, terminologist, eminent Journalist, curriculum specialist, pedagogical expert, a critic, an exemplary teacher, an authentic essay writer in Urdu and English languages, style prose writer, an author of many books, Dr. Attish Durrani has authored more than 200 books articles in Urdu and English. In fact, he has experimented in all genres of Urdu literature but pay special attention to Urdu research. He is known as a researcher in Urdu literature.

Keywords: literature, research, essay, prose writer, critic.

کلیدی الفاظ: ادب، تحقیق، مضمون، نثر نگار، نقاد۔

ڈاکٹر عطش درانی اردو ادب میں بطور ایک محقق کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ اردو تحقیقی میدان میں ایک درخشاں اور منور ستارے کی مانند تھے۔ انہوں نے اردو ادب کی بیشتر اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ جن میں نظم نگاری، اصطلاحات سازی، تنقید نگاری، خاکہ نگاری، لسانیات، افسانہ نگاری اور تحقیق شامل ہے۔ ان تمام اصناف میں ان کا پسندیدہ میدان تحقیق رہا ہے۔ وہ تحقیقی اصولوں سے بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دیگر اصناف سخن کی نسبت اردو تحقیق پر خصوصی توجہ دی ہے۔ بطور محقق موصوف اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر عطش درانی نے تحقیق کے میدان میں عظیم کارنامہ اپنی کتاب ''جدید رسمیات تحقیق''، مکمل کر کے انجام دیا۔ آپ اصول تحقیق میں باقاعدہ تربیت یافتہ تھے اور اس میدان میں سند، نام اور مقام رکھتے تھے۔ اگرچہ وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے لیکن تحقیق کے میدان میں ان کی خدمات سے چشم پوشی کسی طور ممکن نہیں۔ ان کی محققانہ کوششوں کی وجہ سے انہیں وحیدالدین سلیم، مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر جمیل جالبی جیسے اہل دانش کی فہرست میں شامل کیا جائے تو یہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ ان کی بڑی خدمات میں تحقیق ترقی و ترویج، اردو کوڈیلیٹ، اردو Keyboard، اردو انفارمیٹک، لسانی تصورات، ترجمہ کمپیوٹر فارمولہ اور گوسٹ کریکٹر تھیوری قابل ذکر ہیں۔ مزید براں پاک نستعلیق، ترجمے کے لیے

سافٹ ویئر، اردو فونٹ اور اردو ڈیٹا بیس کے گراں قدر کارنامے ہیں۔

ڈاکٹر عطش درانی نے دو سو سے زائد کتب تصنیف کی ہیں اور پانچ سو کے قریب اردو اور انگلش کے مقالات لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ تین سو پچاس کے قریب انگلش، اردو مضامین اور ایک سو پچیس تک تدریسی یونٹ بھی تحریر کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر عطش درانی اردو کی ترویج و ترقی کے بارے میں لکھتے ہیں:

" اردو کی توسیع و ترقی کے لیے لازم ہے کہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا سہارا لیا جائے۔ سافٹ ویئر بورڈ تجارتی، تعلیمی، انتظامی، سیاسی سطح پر فروغ کے لیے اردو میں دھڑا دھڑ سافٹ ویئر بنوائے جائیں۔" 1

تحقیق اصل میں نہایت دقت نظری، ذمہ داری اور دریافت کا نام ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک تحقیق پوچھنے اور اس کا معروضی جواب دینے کا نام تحقیق ہے۔ یہ بعض مفروضات کے ساتھ تقابل کرتے ہوئے فرضیات کے حقائق معلوم کرنے میں تعاون کرتی ہے۔ تکنیکی معنوں میں "ریسرچ" ایک منظم اور سائنسی طریق کار کا نام ہے جس سے ہم معروضی حقائق تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو کسی محقق یا ریسرچر کو موجود تھیوری میں تبدیلی و اضافہ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ریسرچ بنیادی طور پر کسی فلسفے، نظریے یا تھیوری کی روشنی میں مکمل کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی تحقیق کے بارے میں لکھتے ہیں:

" تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا مادہ "حق" ہے۔ عربی لغت میں باب تفصیل پر وضع شدہ لفظ ہے۔ تحقیق کا مطلب ہے "حق یا سچائی ثابت کرنا۔" لغات میں اس کی معنی "تلاش، تفتیش، کھوج، دریافت، چھان بین وغیرہ کے ہیں۔ انگریزی میں یہ لفظ Researcher (باز تلاش) کا مترادف سمجھا جاتا ہے۔" 2

ادبی تحقیق خاص طور پر تخلیق کار کی دنیا اور تجربات کو محسوس کرنے کے لیے پیدا ہونے والے سوالات کا جواب ڈھونڈتی ہے۔ یہ سوالات عام طور پر کرداروں، خیالات، مناظر، اسالیب، ثقافتوں اور ادبی تحریکوں کے بارے میں ہو سکتے ہیں۔ ان کا جواب خاص طور پر فلسفیانہ علوم، نفسیاتی، ثقافتی اور سماجی علوم کے حوالے سے دیا جا سکتا ہے۔ جس کے لیے ادب میں عمرانی تحقیق کے اصول و ضوابط کو عمل میں لایا جاتا ہے۔

تحقیق فرانسیسی لفظ Researcher سے نکلا ہے جس کے معنی پیچھے موڑ کر کھوج لگانا ہے۔ (To search back) یہ انگریزی لفظ Search کا ماخذ ہے۔ ریسرچ نیا ہو یا پرانا، یہ مخصوص انداز فکر کے زیر اثر آگے بڑھتی ہے۔ جو ہمیں کسی چیز کی اصل معلوم کرنے کی طرف مائل کرتی ہے۔

تحقیق دراصل طلب کی حق اور سچائی کی تلاش و جستجو کے اعمال کو پوری طاقت اور ارادے کے ساتھ جاری رکھنے، حقائق کا جائزہ لینے اور ان کے اثرات جاننے اور تلاش کرنے کا نام ہے۔ ماہرین نے تحقیقی طریقہ کار کی کئی اقسام کا بیان تفصیلاً کیا ہے۔ ان میں سے خالص تحقیق، اطلاقی تحقیق، لسانی تحقیق دستاویزی تحقیق اور سائنسی تحقیق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انسان کی ذہنی فطری اعتبار سے خود بخود حقیقت کی تلاش کا مسئلہ اس کو مجبور کرتا ہے کہ وہ عنوان، موضوع کے ساتھ دیانت دار ہو اور خلوص و سچائی سے اس پر غور کرے تاکہ حقیقت کی بازیافت میں کامیاب و کامران ہو اور تحقیقی مراحل کے وسیع ہونے کے باوجود دقت نظری، عمیق نظری اور گہرائی کو برقرار رکھ سکے۔ گویا تحقیق ایک حقیقت مبہم کو ظاہر کرنے کا باضابطہ عمل کا نام ہے تاکہ غلط معلومات کی بنا پر غلط فیصلے جاری نہ کر دیئے جائیں۔

تحقیقی عمل زندگی کے ہر پہلو میں ملتا ہے جیسے سائنس، تاریخ، سماجی سائنس کے دوسرے علوم و ادب وغیرہ۔ سائنس کی اطلاقی تحقیق میں ڈاکٹری و میڈیکل علوم، زراعت، باغبانی، انجنیئری وغیرہ زیادہ نمایاں ہیں۔

سماجی سائنس کی تحقیق میں ریجنل جائزہ (فیلڈ ورک اور سروے) بہت اہم ہوتا ہے جو انٹرویو، سوال ناموں، اعداد و شمار اکھٹا کرنا وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح تاریخ کی اطلاقی تحقیق کا بہترین مظہر آثار قدیمہ کا کھوج لگانا ہے جس میں تاریخ کے ساتھ سائنس سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

ادبی تحقیق سائنس کی خالص تحقیق کی طرح غیر اطلاقی یا تصوری ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ کار بیشتر تاریخی اور کم تر تجزیاتی ہوتا ہے۔ تحقیق کا مقصد نئے حقائق کی کھوج اور معلوم حقائق کی توسیع یا ان کی خامیوں کی درستگی ہوتی ہے۔ جس موضوع پر تحقیق کی جاتی ہے تو اس میں نئی بات کہی جاتی ہے یا نیا پہلو تلاش کیا جاتا ہے۔ موضوع پر پہلے کہی ہوئی بات میں جدید معلومات کا اضافہ بھی تحقیق ہے۔ پہلے سے تحقیق شدہ موضوع کو نئے پہلو سے تلاش کرنا یا اس کے لیے نئے پہلو پر بحث کرنا بھی تحقیقی عمل ہے۔

تحقیق کے دوران محقق کو درجہ ذیل باتوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے:

1. محقق کی موضوع پر گرفت مضبوط ہونی چاہیے کیوں کہ دیانت داری اور حقیقت کی کھوج میں ان دونوں کی بہت اہمیت ہے

2. محقق مستعد، بیدار اور منطقی ذہن کا مالک ہو۔

3. بغیر ثبوت اور دلیل کے مسلمات تسلیم کرنے پر تیار نہ ہو۔

4. محقق حقائق کی بے لاگ پرکھنے کا ملکہ رکھتا ہو۔

5. محقق کو بات کم سے کم الفاظ میں قطعیت اور استدلال کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔

6. محقق کا انداز بیان سادہ، واضح اور منطقی ربط کے ساتھ ہو۔

7. محقق کو متعلقہ موضوع پر کام کرتے وقت موضوع سے واقفیت ضروری ہے۔

ان نکات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر عطش درانی محقق کی ذمہ داریوں کے متعلق کہتے ہیں:

" ہر ایک محقق کو تحقیق لازم ہے اور اس پر تقلید حرام ہے۔ "3

عطش درانی نے اردو میں ایک جامع اور مربوط اصول تحقیق کی بنیاد "جدید رسمیات تحقیق" کی صورت میں لکھ کر یہ کمی کسی نہ کسی حد تک پوری کر دی۔ یہ کتاب 2005ء میں اردو سائنس بورڈ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔ اس کے ساتھ انہوں نے اردو اصطلاحات سازی کے موضوع پر جدید اصول تحقیق کی روشنی میں مقالہ لکھ کر اورینٹل کالج میں جدید انداز تحقیق کو متعارف کر دیا ہے۔ بقول ڈاکٹر عطش درانی اردو تحقیق میں چھ افراد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

" پہلے درجے پر حافظ محمود شیرانی، دوسرے درجے پر قاضی عبدالودود، تیسرے درجے پر مولوی محمد شفیع، چوتھے درجے پر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان، پانچویں درجے پر ڈاکٹر خلیق انجم اور چھٹے درجے پر ڈاکٹر گیان چند کے نام آتے ہیں۔ "4

ہر تحقیق اپنی خاص خاصیتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ یہ خاصیتیں کسی حدود یا تحقیقی نقطۂ نظر دوبارہ تحدید کی پابند ہو گی۔ اس بنا پر تحقیق معروضی کہلائے گی۔ ڈاکٹر عطش درانی نے تحقیق کے ذیل حدود کی نشاندہی کی ہے۔

" (۱) تحقیق بامقصد ہے (۲) تحقیق کی بنیاد مشاہدے اور تجربے پر ہے۔ (۳) تحقیق منطقی ہے (۴) تحقیق کا تعلق عام اصولوں، قاعدوں سے ہے۔ (۵) تحقیقی نتائج قابل تکرار ہوتے ہیں۔ (۶) تحقیق خود ایک اصلاحی عملیہ ہے۔ "5

تحقیق کے خواص میں سے ایک وقعت (Validity) ہونا ضروری ہے۔ تحقیق ہر لحاظ سے قابل جواز ہو۔ ادبی تحقیق کو نئے علم کی تخلیق کا ذریعہ کہا جائے تو اس کا واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی نوعیت کس قدر ساکھ (Credibility) رکھتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں تحقیق کو اس قدر قابل ہونا چاہیے کہ وہ بعض مسلمات اور عقائد کو رد کر سکے۔

تحقیق میں موضوع دراصل وہ بنیادی تحقیقی سوال ہوتا ہے جس کا جواب تلاش کر کے اسے جانچا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سوال کو غیر سوالیہ انداز میں بطور موضوع درج کیا جاتا ہے۔ موضوع دراصل زیر مطالعہ وہ بنیادی سوال ہے، جو کسی درپیش مشکل کے لیے تجویز کیا گیا ہوتا ہے۔ ہر تحقیقی سوال کا کوئی زیر تحقیق جواب بھی ہو گا۔ اسے فرضیہ کہتے ہیں۔ یہی سوال کا کوئی جواب مل کر تحقیق موضوع ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے موضوع کو غیر سوالیہ انداز میں ظاہر کرتے ہیں۔ اردو میں مستقبل کے تحقیق کار کو علم زبان اور علم ثقافت سے آگاہ ہونا ہو گا اور اپنے تحقیقی موضوع کو انہی حوالوں سے محدود کرنا ہو گا۔ تحقیق کے لیے کسی موزوں موضوع کی تلاش مشکل ہو جاتی ہے۔ یہی اس تحقیقی مرحلے کی سب سے بڑی مشکل ہوتی ہے۔

کوئی بھی تحقیقی موضوع یا مسئلہ اس وقت بہتر سمجھا جاتا ہے جب محقق کو اس سے ذاتی دل چسپی ہو۔ اگر اس کو کسی موضوع سے دل چسپی ہے تو وہ اس تحقیق میں ہر قسم مشکلات برداشت کر سکتا ہے۔ اسی طرح تحقیقی موضوع ایسا ہو جو معاشرے کے لیے قدر و قیمت کا حامل ہو اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے اور ان کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں۔ اس کے ساتھ موضوع محقق کے حسب استعداد ہونا چاہیے۔ ایسا موضوع منتخب کیا جائے جو محقق کی لیاقت سے ایک مقررہ وقت کے تحت مکمل کر پائے۔

موضوع کے انتخاب کے سلسلے میں پہلے سے کی گئی تحقیق کو دہرایا جا سکتا ہے، خاص طور پر وہ تحقیقی مطالعہ جس کے نتائج مشکوک نظر آتے ہوں۔ اسی طرح موضوع کی تلاش سابقہ تحقیقی مقالوں کے آخری باب سے کی جا سکتی ہے۔ جہاں نتائج اور سفارشات درج ہوتی ہیں۔ تحقیق کار اس میں اپنی تجاویز درج کرتا ہے کہ اس بارے میں کس طرح کی تحقیق ہونی چاہیے۔ موضوع کی تلاش کا مآخذ پہلے سے موجود معلومات بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کے تجزیے اور مطالعے سے نہ صرف اچھا فرضیہ بن سکتا ہے جو شاید دوسری صورت میں ممکن نہ ہو

بلکہ ان معلومات کی وجہ سے محقق کو وقت کی بچت ہو گی اور پیسہ بھی بچ جائے گا۔ موضوع کی تلاش اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ موجودہ معلومات میں سے کسی مفروضے کا انتخاب کر کے اس کی جانچ پرکھ کی جائے۔ اس سلسلے میں ایک جدید تحقیقی مطالعہ درکار ہو گا۔ ڈاکٹر عطش درانی تحقیق کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"تحقیق کا بنیادی مسئلہ حقیقت کا کھوج لگانا اور حاصل ہونے والے اعداد و شمار سے کسی نتیجے کا حکم دینا ہوتا ہے۔ یہیں سے تحقیق میں رائے دہی اور توجیہ و تشریح کا عمل شروع ہوتا ہے۔"6

یوں تو ماہرین نے تحقیق کی کئی قسمیں بیان کی ہیں تاہم ڈاکٹر عطش درانی نے جدید تحقیق کی صرف تین اقسام ہی بیان کی ہیں:

"(1) دستاویزی تحقیق (2) بیانیہ تحقیق (3) تجرباتی تحقیق۔"7

دستاویزی تحقیق کا دوسرا نام لائبریری تحقیق بھی ہے جو عموماً تحریر مواد یا دستاویزات کی چھان بین کی دریافت کے لیے انجام دی جاتی ہے۔ یہ تحقیقی عمل ہمیں صرف کوئی رائے قائم کرنے میں مدد دیتی ہے یا کسی پہلے سے موجود رائے کو بدلنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ادبی و لسانی تحقیقی موضوعات عموماً اسی سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس تحقیق سے ادبی مؤرخ استفادہ کرتا ہے۔ یہ زمانہ ماضی کی تحقیق ہے۔ بیانیہ تحقیق زمانہ حال میں انجام دی جاتی ہے اور عموماً آرا پر سروے کے نتائج مہیا کرتی ہے۔ اسی طرح تجرباتی تحقیق متغیرات کو قابو میں لا کر تجربات کے ذریعے نتائج و کلیات تک پہنچنے کی کوشش کا نام ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی نے تحقیقی ڈیزائن کے ذیل اقسام بیان کی ہیں:

" (1) تجزیاتی تحقیق (2) تقابلی تحقیق (3) ہم ربطی پیش گو (4) ڈیزائن و مظاہری (5) ترقیاتی تحقیق (6) خالص تجرباتی تحقیق (7) تاریخی تحقیق (8) آراء کا تعین (9) حیثیتی تحقیق (10) نظری تحقیق (11) رواجی تجزیہ (12) مطالعہ احوال (13) نیم تجرباتی (14) جائزہ کاری۔"8

ڈاکٹر عطش درانی مقاصد کے لحاظ سے تحقیق کی تین اقسام گردانتے ہیں ان کے نزدیک مقاصد کے لحاظ تحقیق کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

" (1) اساسی تحقیق (2) اطلاقی تحقیق (3) اقدامی تحقیق۔"9

اساسی تحقیق خالص یا عمومی نوعیت کے موضوعات پر کسی مسئلے یا شے کے بارے میں بنیادی معلومات اخذ کرنا اس طریق تحقیق کا مقصد ہوتا ہے۔ اطلاقی تحقیق میں کسی مسئلے یا شے کے حصول کے طریقے کی افادیت معلوم کی جاتی ہے۔ خاص طور پر فروخت، تجارت، سماجی صورت حال یا سائنس و ٹیکنالوجی کی ضروریات کے حوالے سے اس میں تحقیق انجام دی جاتی ہے۔ اسی طرح اقدامی تحقیق خاص طور پر اساتذہ، اتالیق اور تربیت کاروں کے لیے یہ طریقہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس کے نتائج فوری طور پر قابل اطلاق ہوتے ہیں۔

مختصراً یہ کہ پروفیسر ڈاکٹر عطش درانی نے تحقیقی میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور کئی تحقیقی تصانیف کی خدمات بھی پیش کی ہیں۔ جن میں ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

(1) اردو تحقیق، منتخب مقالات، 2003ء

(2) اصول تحقیق۔ 2011ء

(3) اصول تحقیق، ایم فل کورس 2009ء

(4) جدید رسمیات تحقیق 2005ء

(5) مطالعہ رہنما۔ اصول تحقیق زبان و ادبیات، ایم فل کورس۔ 2004ء

(6) لسانی و ادبی تحقیق و تدوین کے اصول (اردو اور پاکستانی زبانوں میں) ایم فل اور پی۔ ایچ ڈی کے لیے رہنما کتاب۔ 2016ء

اردو ادب کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے 14 اگست 2010ء کو یوم آزادی کے موقع پر ان کے لیے سول ایوارڈ تمغۂ امتیاز کا اعلان کیا گیا جو بعد میں 23 مارچ 2011ء کو عطا کیا گیا۔ اسی طرح 14 اگست 2015ء کو یوم آزادی کے موقع پر اردو ادب کے شعبے میں آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے ان کے لیے دوسری سول ایوارڈ ستارہ امتیاز کا اعلان کیا گیا جو بعد میں 23 مارچ 2016ء کو عطا کیا گیا۔

حوالہ جات

1 عطش درانی، ڈاکٹر، اردو جدید تقاضے، نئی جہتیں، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، سن اشاعت 2006ء، ص: 95

2 عطش درانی، ڈاکٹر، لسانی ادبی تحقیق وتدوین کے اصول، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اشاعت دوم، جون 2019ء، ص: 12

3 عطش درانی، ڈاکٹر، جامعاتی سطح پر اردو تحقیق کی تدریسی صورت حال، تعلیمی زاویے، لاہور، اپریل 2002ء، ص: 34، بورڈ، طبع اول، 2005ء، ص: 14

4 عطش درانی، ڈاکٹر، جدید رسمیات تحقیق، لاہور، اردو سائنس بورڈ، طبع اول، 2005ء، ص: 14

5 عطش درانی، ڈاکٹر، لسانی ادبی تحقیق وتدوین کے اصول، برحان رضا پرنٹنگ پریس، اشاعت اول مئی 2016ء، اشاعت دوم، جون 2019ء ص: 39

6 عطش درانی، ڈاکٹر، جدید رسمیات تحقیق، لاہور، اردو سائنس بورڈ، طبع اول 2005ء، ص: 46 3

7 عطش درانی، ڈاکٹر، لسانی وادبی تحقیق وتدین کے اصول، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اشاعت دوم، جون 2009ء ص: 72

8 عطش درانی، ڈاکٹر، لسانی وادبی تحقیق وتدین کے اصول، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اشاعت دوم، جون 2009ء ص: 75، 76

9 عطش درانی، ڈاکٹر، لسانی وادبی تحقیق وتدین کے اصول، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اشاعت اول، مئی 2016ء، اشاعت دوم جون 2019ء، ص: 76